بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۶ — نمبر ۷

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نظم	۲	ماخوذ	خضر	۹/۱۰	محترمہ لیقہ بیگم صاحبہ الہ آباد
سونے کی برآمد	۳	عبدالرحیم شبلی	تاریخی واقعات	۱۱	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم
آنحضرت صلعم کی زندگی	۴	لیاقت زمانی بیگم	خدا کی حضوری کیسے ہو	۱۲/۱۳	عزیزہ حمیدہ خانم دہلوی
عجیب واقعات	۶	ماخوذ	بچوں کو زیور پہنانے کے نقصانات	۱۴/۱۵	عزیزہ زبیدہ بیگم صاحبہ
صداقت اسلام اور مسئلہ طلاق	۷	اہلیہ مستری محمد حسین صاحب لاہور	شذرات ..	۱۵/۱۸	ماخوذ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

(از جناب مولوی شبیر حسن صاحب جوش ملیح آبادی!!)

زمین پہ روندی ہوئی پڑی ہے جو دل کا غنچہ کھلا رہی تھی
ارے کلی یہ ہوگیا کیا ابھی تو یہ مسکرا رہی تھی
یہ کیسی کایا پلٹ ہوئی ہے چمن میں کیوں خاک اُڑ رہی ہے
ابھی تو یاں باد صبح گاہی گلوں کو جھولے جھلا رہی تھی
نگاہ اٹھی تو پھول دیکھا پلک جو جھپکی تو خار پایا!
سنا کہ فصل گل آرہی ہے چمن میں پہونچے تو جا رہی تھی
بڑے چھپٹتے ہوئے خوشی میں دکھایا لب تشنگی نے دریا
قریب پہونچے تو ریگ صحرا شعاعوں سے جگمگا رہی تھی
اٹھی جو صحرا میں گرد پیہم اٹھے کہ لیلے کی ہے سواری
گئے اُمیدیں لئے تو دیکھا ہوا بگولے اڑا رہی تھی!
اڑا جو پردہ کھلا یک گوشہ نظر پڑا اور پہ اُنکا جلوہ
جو گھر سے باہر نکل کے دیکھا ہوا دریچے ہلا رہی تھی
نظر نے دیکھا کہ شوخ تتلی فضا میں پرواز کر رہی ہے۔
نگہ جمائی تو خشک پتی ہواؤں میں تھرتھرا رہی تھی
اندھیرے جنگل میں آگ دیکھی کہ جل رہی ہے کنار دریا
بڑھے تو اک نوجوان بیوہ سہاگ اپنا بڑھا رہی تھی

درخواست دعا

ہماری محترم بہن اہلیہ غلام حیدر صاحب وکیل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ جو نہایت مخلص اور کارکن ممبر لجنہ ہیں۔

تمام احمدی بہنوں سے خصوصاً مصباحی بہنوں سے بذریعہ اخبار مصباح دعا کی درخواست ہے ٭ والسلام

(سیکرٹری لجنہ۔ نوشہرہ چھاؤنی)

چندہ مظلومان کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب شروع شروع میں مظلومین کشمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی تو خاکسارہ نے چندہ کرنا شروع کیا اور حضور کی یہاں تشریف آوری کے موقع پر پہلی قسط مبلغ للعہ ۳؍ حضور کی خدمت میں پیش کی جس پر حضور نے فرمایا کہ اس کام کو چھوڑ نہ دینا بلکہ جاری رکھنا۔ اس طرح سے انسان بہت سی بدیوں سے بچتا ہے۔ اور نیکیوں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس وقت سے خاکسارہ چندہ جمع کرنے میں مصروف ہے۔ اسوقت تک لٹہ کے قریب رقم جمع کر چکی ہوں جس میں زیادہ رقم غیر احمدی عورتوں کی ہے۔

بعد میں جب حضور نے باقاعدہ ماہوار چندوں کی تحریک فرمائی تو خاکسارہ نے بھی اس کی تعمیل میں کوشش کی۔ اور فروری کے مہینے سے ماہوار چندوں کے وعدے لئے۔ اور بعض غیر احمدی عورتوں نے بھی ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ چند حروف بطور اطلاع تحریر کر کے درخواست کرتی ہوں تاکہ بہنیں میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقلال اور کامیابی عطا فرمائے۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس کے ذریعہ تحریک ہو ٭

(راقمہ نیاز بی بی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ مزنگ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء

سونے کی برآمد

کچھ عرصہ ہوا ہم نے بتایا تھا کہ انگلستان نے معیارِ طلا ترک کر دیا ہے۔ یعنی پہلے گورنمنٹ مجبور تھی کہ آپ کو تین پونڈ سترہ شلنگ اور ساڑھے دس پنس کے بدلے ایک تولہ سونا دیدے۔ لیکن اب وہ ایسا کرنے پر مجبور نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان میں سونا مہنگا ہو گیا۔ اور ہندوستانیوں نے جب یہ دیکھا کہ ایک تولہ سونے کے بدلے ان کو ۲۵۔۳۰ روپے مل رہے ہیں۔ تو انہوں نے اپنا سونا برآمد کرنا شروع کر دیا۔ آیا یہ سونے کی برآمد ہندوستانیوں کے لئے ضرر رساں ہے یا نفع بخش اس کے متعلق آراء کا اختلاف ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مضر ہے مندرجہ ذیل ثبوت پیش کرتے ہیں:۔

وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے جب سونے کی مزید کان کنی بند ہو جائیگی۔ اسلئے ہمیں سونے کی ہر رتی بچا بچا کر رکھنی چاہئے۔ اس سونے کی ضرورت ہمیں بالخصوص اس وقت محسوس ہوگی جب ہم ہندوستان میں ایک ریزرو بنک بنائینگے اور جب ہم اپنے ملک میں صنعت و حرفت کو فروغ دینگے۔ اور اپنی تجارت کو چمکائینگے۔

جو کہ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ برآمد ہندوستان کے لئے نفع بخش ہے۔ مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

(۱) فی الحال اسباب کا کوئی امکان نہیں کہ سونے میں کمی واقع ہو جائیگی خصوصاً جبکہ گولڈ کوسٹ افریقہ میں سونے کی کانیں دریافت ہو چکی ہیں۔ اور دیگر مقامات پر بھی سونے کی کان کنی کا بہت حد تک امکان ہے۔

(۲) پچھلے سال ہندوستان میں جتنے کروڑ روپے کی مالیت کا سونا درآمد کیا گیا اس کے مقابلہ میں جو سونا ہندوستان سے اب برآمد کیا جا رہا ہے وہ کم ہے خواہ ۳ سال میں اسکی تعداد ۸۰ کروڑ ہی کیوں نہ ہو گئی ہو۔

(۳) عالمگیر کساد بازاری کا دور دورہ ہے۔ اجناس کا بھاؤ بہت حد تک گر چکا ہے۔ مالیہ ادا کرنے کے لئے ہندوستانی کسانوں کے پاس کوئی روپیہ نہیں۔ اگر وہ ایک تولہ سونے سے ۲۷/۲۹ روپے لے سکتے ہیں۔ تو یہ کوئی نقصان دہ نہیں بلکہ فائدہ مند ہے۔ زمیندار بہت حد تک غریب ہو چکے ہیں۔ کیونکہ انکی اجناس انکو پہلے سے بہت کم قیمت لا کر دیتی ہیں۔ تو اب اگر وہ اس ذریعہ سے امیر ہو سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انکو ایسا کرنے سے روکا جائے۔ اگر وہ اپنا سونا بیچ رہے ہیں۔ تو اسکا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان کا "منجمد سرمایہ یعنی دفن کی ہوئی دولت"

.... دیکھو صفحہ ۶ کالم ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلعم کی زندگی

اور پہلے ابتدائی زمانے کے حالات

میری معزز بہنو میں یہ عرض کرتی ہوں - کہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے حالات اور بعد کے حالات اور واقعات سے واقف ہونا ہر مسلمان کا .... فرض ہے - پیاری بہنو آجکل ہم دیکھتے ہیں - کہ باوجود مسلمان کہلانے کے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جان تک قربان کر دینے کے لئے تیار ہونے کے یہ لوگ آپؐ کی اعلےٰ زندگی کے حالات سے واقف نہیں یہ شرف اور یہ توفیق خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی کوشش اور دعا سے ہم احمدی جماعت کو ہی نصیب ہے، میری محترم بہنو یہ جو تین سال سے سیرت نبیؐ کا جلسہ ہر ایک شہر و گاؤں وغیرہ میں کیا جاتا ہے' یہ ہمارے لئے بڑا مبارک اور ترقی دین کا موجب ہے - بشرطیکہ ہم عورتیں اور مرد اس میں شوق و ذوق کے ساتھ اور کثرت سے شریک ہوں - اپنی کاہلی اور سستی کو ترک کریں - اور ترقی دین میں سب سے آگے قدم بڑھائیں - اور دنیا کو ایک نمونہ بن کے دکھائیں - تاکہ اور مذہب والوں کی عورتیں ہماری جماعت کی عورتوں کو حیرت اور تعجب کی نظر سے نہ دیکھیں - اور عبرت حاصل کریں -

میری معزز بہنو میرے اس لکھنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم احمدی جماعت کی عورتوں کو پیارے رسول مقبول کی اعلےٰ زندگی کے حالات اور واقعات سے ضرور واقف ہو جانا چاہئیے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے تھے اور آپؐ ملک عرب شہر مکہ میں پیدا ہوئے - آپؐ کا خاندان قریش تھا - اور آپؐ کے والد بزرگوار کا نام عبداللہ اور دادا صاحب کا نام عبدالمطلب تھا - اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضؓ تھا - پیاری بہنو ہمارے پیارے رسول کریمؐ کے زمانے میں ہر طرف دنیا میں کفر اور شرک پھیلا ہوا تھا - اور خاص کر شہر مکہ جہاں کہ آپ تولد ہوئے - بت پرستی کا بڑا مرکز تھا - لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کو یہ منظور تھا کہ آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم کی جائے - اس لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں شرک اور کفر سے نفرت رکھدی تھی - آپؐ پیغمبری سے پہلے بھی ہر ایک قسم کے کفر اور شرک سے مجتنب رہے - یہاں تک کہ آپؐ نے کبھی بتوں کا چڑھاوا نہیں کھایا - آپؐ کا فطرتی میلان ہر ایک معاملہ میں خدا تعالیٰ کی طرف تھا - اور مخلوق الٰہی سے بھی آپؐ جو معاملہ کرتے تھے، اس میں سب سے مقدم آپؐ کو رضائے الٰہی مد نظر

ہوتی تھی۔ آپؐ دعویٰ سے پہلے بھی مظلوموں کے مددگار اور مہمان نواز تھے۔ لوگوں کے مالوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور لوگوں سے کہتے تھے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنے اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنی چاہتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ تاکہ محبت کرے تم سے اللہ۔ میری عزیز بہنو آپؐ نے اپنی عمر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اسی لئے آپؐ اہل قریش میں امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ اور نہ کبھی آپؐ نے کسی بری بات پر عمل کیا۔

حالانکہ آپؐ یتیم تھے۔ اور آپؐ نے چچا اور دادا کے پاس پرورش پائی۔ سو یہ ایک قدرتی امر ہے۔ کہ جتنی تربیت بچوں کی والدین کے زیر سایہ ہوتی ہے۔ وہ کسی اور رشتہ دار سے ہونی ناممکن ہوتی ہے۔ میری محترم بہنو ہمارے ہندوستان میں تو مثل مشہور بھی ہے۔ پھر بھی نعوذ باللہ ہمارے پاک محمد مصطفےٰ صلعم نے اپنی زندگی کی نظیر قائم کردی۔ پیاری بہنو آپؐ بے معزز خاندان کے تھے۔ آپؐ کے لئے بڑی عزت سے دنیا کمانے مال و دولت جمع کرنیکا راستہ کھلا ہوا تھا۔ مگر ہمارے پیارے رسول کریم نے حق کے راستہ میں اسباب کو قربان کر دیا۔ اور مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر غار حرا میں خاموشی سے خدا تعالیٰ کی یاد شروع کر دی۔ ایک مدت تک آپؐ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے۔ پھر اچانک اللہ تعالےٰ نے جو دلوں کے پوشیدہ سے پوشیدہ حالات کا سب سے زیادہ واقف ہے آپؐ کو منصب نبوت پر کھڑا کیا۔ آپؐ نے ۲۳ سال تک اپنے فرائض کو ادا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلا دیا۔ عزیز بہنو آپؐ کے حالات واقعات احسانات کارگزاریاں جو کہ آپؐ نے دنیا میں آن کر کی ہیں۔ لاکھوں، ہزاروں بلکہ ان گنت ہیں۔ جتنی بھی بیان کیجائیں تھوڑی ہیں۔

اب میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کو یہ توفیق عطا کرے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ اور پاک زندگی کے حالات سے واقف ہو کر فائدہ حاصل کریں۔

(راقمہ لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں۔)

ولادت

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء بروز بدھ بوقت ۱ بجے میرے گھر میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے کہ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیک خادم دین۔ اور والدین کے لئے موجب راحت بنادے۔

(نور الدین احمدی دوکاندار قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجیب واقعات

ستی کی حیرت انگیز واردات

کلکتہ ۱۵ر مارچ بنگور اسی ستی کی

ایک عجیب واردات رونما ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ایک شخص سنت کمارا نامی سخت بیمار تھا۔ اسکی بیوی نے کئی روز تک تیمار داری کرنے کے بعد اپنے ہمسایوں سے کہا کہ اگر میرا خاوند زندہ نہ بچا تو میں بھی اس کے بغیر نہ جیونگی۔ وہ دن رات اپنے خاوند کی صحتیابی کے لئے دعائیں مانگتی رہی لیکن ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگتی تھی۔ کہ اگر اسکے خاوند کی زندگی باقی نہ ہو تو اسے بھی ساتھ موت آجائے۔

آخرکار جب وہ شخص انتقال کر گیا تو اس کی بیوی اپنے خاوند کی نعش کے قریب ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئی۔ اور دعائیں مانگنے لگی۔ دو گھنٹے کے بعد جب ہمسائے مکان میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس لڑکی کو مردہ پایا طبی معائنہ سے ثابت ہوا کہ کوئی جسمانی بیماری یا زہر وغیرہ کا اثر موجود نہ تھا۔ ڈاکٹر نے کہا اس کی موت اسلئے واقعہ ہو گئی ہے کہ اُس نے مرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

میاں بیوی دونوں کو ایک ہی چتا پر قصبہ کے تمام لوگوں کی موجودگی میں نذر آتش کیا گیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ سانپ کھاجانیوالا ساحر

بمبئی ۱۵ر مارچ گذشتہ شب

ولنگٹن سپورٹس کلب میں سر غلام حسین ہدایت اللہ کی طرف سے ایک پارٹی دی گئی۔ اس تقریب میں مرکزی فرنچائز کمیٹی کے ارکان اور شہر کے سرکردہ اصحاب شریک تھے۔ اس موقعہ پر میسور کے ایک شخص

ایل۔ ایس راؤ نے اپنے کمال کا حیرت انگیز مظاہرہ دکھایا۔ یہ شخص مجمع کے سامنے شیشے، مٹی اور لکڑی کے ٹکڑے۔ لوہے کی میخیں۔ شورے کا تیزاب اور ایک زندہ سانپ کا سر نگل گیا۔ اُس نے مہمانوں میں سے چند اشخاص اپنے پاس بلا کر کھڑے کر لئے تھے۔ جو اس کے منہ میں اپنے ہاتھ سے لوہے کی میخیں اور شیشے کے ٹکڑے وغیرہ ڈالتے تھے۔ نیز انہوں نے زہریلے سانپ کے دانتوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وہ شخص اس سانپ کا سر نگل گیا۔ ہر مرتبہ راؤ کے حلق کا معائنہ کیا جاتا تھا۔ ایک مہمان نے شورے کے تیزاب کا معائنہ کرتے ہوئے اپنی انگلیاں جلالیں۔ لیکن راؤ اس تیزاب کو فوراً پی گیا۔

کچھ عرصہ قبل راؤ نے اسی طرح کا تماشا آئنہ مائش کے طور پر کلکتہ میں سر اے۔ وی رامن اور دوسرے مشہور ہندوستانی سائنسدانوں کے سامنے دکھایا تھا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ ہتھ یوگ کی مشق سے اس نے یہ کمال حاصل کیا ہے

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲

کسی نفع بخش تجارت میں کام آرہی ہے۔

ان دلائل کے بھی آگے جواب ہیں لیکن میں نے واقعات جیسے کہ ہیں پیش کر دیئے ہیں۔ آگے یہ آپکا کام ہے۔ کہ معلوم کریں کہ درست راہ کونسی ہے۔

اِس بات سے انکار نہیں کہ ہندوستان کی بیش قیمت دولت زیورات کی صورت میں رکی ہوئی ہے۔ اگر ان کو کسی منفعت بخش تجارت میں لگا دیا جائے تو ہندوستان کی حالت بہت جلد سدھر سکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ غیر ملکیوں کو ہی دیجائے۔ بنکوں کو دیکر روپیہ حاصل کیا جا سکتا ہے + (عبدالرحیم شبلی بی۔ کام۔ کلاس لاہور)

"صداقتِ اسلام اور مسئلہ طلاق"

حق تعالےٰ نے از راہ ذرہ نوازی بنی نوع انسان کی رہنمائی فرماتے ہوئے قرآن مجید جیسی نعمتِ عظمیٰ کی شکل میں اک جامع و مانع لائحہ عمل عطا فرمایا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام کی شریعت نہایت مکمل اور اس کی تعلیم دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات میں ارفع ترین مقام رکھتی ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ خود رب العالمین نے فرمادیا کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناط

اس کا ثبوت ہم کو پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آج دنیا زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ فلاح دارین کا راز اب اسلام کی تعلیمات پر عمل کئے جانے ہی میں مضمر ہے۔

مثال کے طور پر مسئلہ طلاق ہی کو لیں۔ تو معمولی غور و خوض کے نتیجہ میں صداقتِ اسلام اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ مگر تعصب کا ستیاناس ہو جسکی بدولت ایسے انسان بھی ملتے ہیں۔ جو اس مسئلہ کے متعلق اسلام کی پاک تعلیم پر معترض ہونے سے نہیں رکتے حالانکہ انہی معترضوں کی اکثریت اب عملاً یہ ثابت کر رہی ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

غیر اسلامی دنیا باوجود انتہائی جد و جہد کے اس مسئلہ کے متعلق کوئی قابل تشفی قانون وضع نہ کر سکی۔ ہندو اور رومن کیتھلک اگر تفریط کے راستہ پر گامزن نظر آتے ہیں۔ تو مغرب کے نام نہاد تہذیب یافتہ اس درجہ افراط کرنے لگے کہ سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

ابھی چند روز ہوئے ایک انگریزی اخبار میں لکھا تھا۔ کہ شکاگو (امریکہ) میں عدالت نے ایک شخص کی درخواست منظور کرتے ہوئے فیصلہ میں وجہ طلاق یہ درج کی ہے کہ بیوی کے رشتہ دار و احباب خاوند سے مذاق کی باتیں کرتے ہیں۔ اور وہ ان سے شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ اور ایک بیوی صاحبہ نے اپنے خاوند سے خلاصی پانے کا حق رکھنے کی یہ وجہ بتلائی کہ وہ رات کو سوتے وقت خراٹے بہت زور زور سے لیتا ہے۔ جس سے سارے گھر میں کسی اور کیلئے سونا حرام ہو جاتا ہے۔ ایک اور نیک بخت نے لکھا کہ اسکا خاوند جب کبھی اسے موقع ملے اسے فرمانبردار بیویوں کے قصے سناتا رہتا ہے۔ جسے وہ برداشت نہیں کر سکتی۔ عدالت نے اس غریب کو بھی حسب مراد نجات دلادی۔ ان سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ ایک ایسی سعادتمند بیوی صاحبہ کے متعلق ہے جو کہ فرماتی ہیں کہ خاوند کے سر کے بال بہت سرخ ہونیکی وجہ سے ڈرائنگ روم کی دیگر اشیاء کے ساتھ بلحاظ رنگ ناموافقت رکھتے ہیں۔ اور اس طرح کمرے کی خوبصورتی میں فرق آجاتا ہے۔ اسلئے خاوند صاحب کو گھر سے نکال دیا جائے۔

یہ مثالیں تو ایک مرد کے مضمون میں موزوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوتی ہیں۔ عورت لکھے تو فطرتاً وہ ایسی مثالیں لکھے گی۔ جس میں شوہر نے ناجائز طور پر بیوی کو طلاق دیدی ہو۔ اسلام نے طلاق کا اختیار بھی مرد کے ہاتھ میں رکھا ہے۔ (اللہ اللہ نازک مزاجی کی بھی حد ہوتی ہے) ان تمام واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ طلاق کا مغربی ممالک میں نہایت بُرا اور بالکل ناجائز استعمال ہوتا ہے۔

دوسری طرف ہمارے ہندو بھائی ہیں، جو کہتے ہیں کہ میاں بیوی میں چاہے روز جوتیوں میں دال کیوں نہ بٹے۔ اور دونوں کی زندگیاں ان کیلئے وبال ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ مگر طلاق "اُف" تو یہ نام نہ لو۔ دو زندگیاں تباہ ہوتی ہیں تو بلا سے۔ انکی ویدک فلاسفی جھوٹی ثابت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہتے ہیں "جی طلاق ازدواجی رشتہ کی ہتک ہے، اس سے میاں بیوی کی الفت پر دھبہ آجاتا ہے"۔ حالانکہ ان بھلے آدمیوں سے کوئی پوچھے کہ ازدواجی محبّت کی موجودگی میں تو طلاق کا سوال ہی کب آسکتا ہے طلاق تو ناچاقی اور روزمرّہ کی چپقلشوں کا سدِّ باب کرتی ہے۔ اور یہ ہتک کیسی؟ کیا دو زندگیوں کا سنور جانا ہتک کہلاتا ہے؟ اور کیا بدقسمت اشخاص کا ہمیشہ کے لئے اسطرح سے ایک دوسرے کے ساتھ مقید رہنا کہ گلے پڑا ڈھول بجانے کے لئے انکی زندگیاں برباد ہو جائیں اس رشتہ کی ہتک نہیں کہلاتا؟ کیا اس قسم کی ناگوار زندگی سے اس رشتہ کا مقصد ہی فوت نہیں ہو جاتا؟ تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اس مقصد کو غلط تخیلات کے لئے قربان نہ کیا جائے۔ فتدبّر!

مندرجہ بالا دونوں فرقوں کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ عقل انسانی کہاں تک رہنما بن سکتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے، ع

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہو

اب اسلام کو دیکھیئے۔ کہ کیسے زرین اصول پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ طلاق دینے میں سخت احتیاط لازم ٹھہرائی ہے۔ تقوی اللہ کو مدنظر رکھنے کی تاکید کی ہے۔ تین دفعہ طلاق پر سوچنے کا حکم دیا ہے۔ شقاق کی صورت میں جانبین کے بزرگوں کو جمع ہو کر صلح صفائی کرانے کی ہدایت کی ہے۔ معمولی جھگڑوں کے نتیجہ میں طلاق کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ حاکم کو مداخلت کا اختیار دیا ہے، تاکہ جب کبھی وہ طلاق کی وجہ کو ناکافی پائے۔ تو طلاق کے عدم جواز کا فیصلہ دیدے۔

اسلام نے طلاق کو ناپسند تو فرمایا ہے۔ مگر حرام نہیں کیا۔ بلکہ عورت کو بھی ضرورت کے موقع پر خلع کرا لینے کا حق دیا ہے۔ غرضیکہ اسلام کی تعلیم طلاق کے بارہ میں نہایت اعلیٰ اخلاقی و اصلاحی اصول پر مبنی ہے۔

صاحبِ بصیرت انسان تو صاف دیکھ رہا ہے کہ مغرب اپنی افراط سے تنگ آرہا ہے۔ اور ہندو بلکہ آریہ سماجی بھی اب طلاق کی اہمیّت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو محسوس کر رہے ہیں۔ دنیا کا یہ رجحان مذہب اسلام کے عین فطرت کے مطابق ہونے اور مِنْ عِنْدِ اللہ ہونے پر دلالت کرتا ہے کاش کہ دنیا کی آنکھیں کھلیں۔ تمام بنی نوع انسان کو ہدایت نصیب ہو۔ اور وہ سب نورِ اسلام سے مستفیض ہوں۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اپنے فضل سے صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ اللّٰھم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

(راقمہ اہلیہ مستری محمد حسین صاحب احمدی سائیکل مرچنٹ نیلہ گنبد لاہور)

خضر

جنوب کی گرم ہوائیں چل رہی تھیں۔ ابر چھایا ہوا تھا۔ میں خاموش بیٹھی ٹینی سن کی سوانح حیات پڑھ رہی تھی۔ دریا کی لہروں کی دھیمی روانی سے ایک دلکش موسیقیت پیدا ہو رہی تھی۔

دفعتاً ایک پرند کی پُر از غم اور دلگداز تانیں کانوں میں پہنچیں۔ میرا دل پڑھنے سے اچاٹ ہو گیا میں جنگل کے جانب کی کھڑکی کھول کر اسے دیکھنے کے لئے جھکی کیلے کے درخت پر وہ پرند بیٹھا دردِ غم کا افسانہ دل کو جلا کر آتش بنا دینے والے انداز سے الاپ رہا تھا۔ میرے زخمی دل

اسکے دلگداز گیت کو سنکر ہرے ہو گئے۔ میں دیوانوں کی طرح کمرے میں پھرنے لگی۔

میں اس وقت ایسا محسوس کرتی تھی کہ دنیا میں صرف یہی پرند میرا غمگسار ہے۔ میں اس کو اور صرف اس کو اپنا افسانۂ درد سنا سکتی ہوں

یکایک پرند نے اپنا جانسوز نغمہ بند کر دیا اور اڑکر "دور" بہت دور ایک کٹھل کے درخت پر جا بیٹھا میں دیوانہ وار اس کے پیچھے روانہ ہوئی۔ اور کٹھل کے درخت کے پاس جہاں دریا کی پرجوش لہریں نغمہ سرائی میں مصروف تھیں پہنچ گئی۔ میرے دل کی وحشت بڑھنے لگی۔ میں درگاہ الٰہی میں دعا کرنے اور اپنے عصیاں شعار دل کو آنسوؤں کے مقطر پانی سے پاک کرنے لگی۔

میرے دماغ میں تخیلات کا ایک بحرِ ذخار موجیں مارنے لگا۔ جذبات کا ایک بحرِ ناپیدا کنار تلاطم ریز ہونے لگا۔

تحصیل علم کی آرزو۔ فصاحت و بلاغت کی خواہش پاکیزہ و اعلےٰ تخیلات کے پرواز کی تمنائیں موجزن ہونے لگیں۔ میں نے چشمِ آرزو آسمان کی طرف وا کر دی۔ اور دیوانہ وار جنگل میں پھرنے لگی۔ اور ایک غیبی فیصلہ کی امیدوار ہو گئی۔ دفعتاً ایک پیکر نور ایک فرشتہ صورت اور سفید پوش ہستی جس کی آنکھوں سے نور کے شعلے نکلتے تھے، ظاہر ہوئی۔

میں سیماب وار دوڑی اور کہنے لگی:۔

اے بزرگ ہستی کیا آپ ہی خضر ہیں۔ کیا آپ ہی گمراہوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہ دکھانے کے لئے ہر جگہ پہنچ جاتے اور ہر ضرورتمند کے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوتے ہیں۔

اے فرشتہ میری مدد کر اور بتا کہ کیا میری دعائیں قبول ہوں گی۔ درگاہ الٰہی سے میری دعا کا کیا جواب ملا۔ خدارا جلد بتا اور میرے زخمی دل کی آرزوؤں کو پامالی سے بچالے۔

بزرگ میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

تیری دعائیں نارسا تیری تمنائیں ناقابل قبول ہیں۔ بڑائی کی تمنائیں بلند پروازی کی آرزو۔ نام آوری اور اعلےٰ تخیلات کی خواہش چھوڑ دے۔ تیری دعائیں درگاہ خداوندی میں قبولیت کے قابل ہرگز نہیں ہیں۔ تیری آواز کیلئے درِ اجابت ہرگز وا نہیں ہو سکتا*

مگر تو بندگانِ خدا کی خدمت کو اپنا مقصد اولین بنالے اور غریبوں کی مدد کو اپنا طریق کار بنا۔ بزرگوں کی خدمت کو اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھ۔ اور جنگل کے درختوں سے باغ کے پھولوں سے اشجار کی پتیوں سے زمین کی خودرو گھانس سے دریا کی روانی سے چشموں کے صاف پانی سے آبشار کی مقطر موتیوں کی لڑیوں کے مانند بندش سے سمندر کی محشر خیز گردابوں سے بلبل کے دلکش زمزموں سے پھولوں کی سرخی سے پرندوں کے سحر کار نغموں سے اس کی صنعت و قدرت کا مطالعہ کر اور اپنے پروردگار سے مدد کی طالب ہو۔ تجھے کامیابی عطا ہوگی تیرے خیابان تخیل میں رنگ برنگ کے پھول کھلیں گے۔ تیرا طائر تخیل بلند پروازی حاصل کریگا۔ اور تجھ پر قدرت کے رازوں کا انکشاف ہوگا۔ یہ صدا سنکر میں نے وفور مسرت سے بڑھکر اس کے قدم چومنے چاہے کہ وہ میری نظروں سے غائب ہوگیا۔ اور میں کھڑی رہ گئی

سحر کی حسین ملکہ لباس زریں زیب تن کئے لیلائے شب کی سیاہ نقاب اتار کر پردۂ مشرق سے نمودار ہو رہی تھی۔

افق مشرق مثل پگھلے ہوئے سونے کے آگ بھبوکا ہو رہا تھا۔ نسیم خوشگوار کی میٹھی میٹھی نکہت سے مشام جاں کو معطر کر رہی تھی۔ میں نے اپنا رخ مکان کیطرف کیا۔ اور واپس آئی۔

اب میں روز درختوں کے پتوں گھبت کے پودوں سے رموز زندگی کے سبق لیتی ہوں۔ اور جنگلی چڑیوں سے راز زندگی دریافت کرتی ہوں اور وہ میرے لئے بہترین رفیق ہیں*

خاک نشیں

(رلیبقہ بیگم از الہ آباد)

دعاء صحت

میری اہلیہ عزیزہ افضل النساء بیگم عرصہ قریباً دو ماہ سے درد دل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بعض بعض دفعہ بیماری کے سخت حملے ہوتے ہیں۔ انکی صحت کامل کیلئے مصباح بہنوں سے بھی بذریعہ اخبار دعا کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ چونکہ انہوں نے بباعث کمزوری نیز بمشورہ ڈاکٹر لکھنا پڑھنا بالکل ترک کردیا ہے۔ جسکا انکو بہت رنج ہے۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ تاکہ وہ جلدی بذریعہ اپنے مضامین بزم مصباح میں شامل ہو سکیں فقط والسلام

(خاکسار محمد عمر احمدی سپروائیزر از جوہی ضلع لاڑکانہ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخی واقعات

عبدالرحمن ناصر بانی مدینۃ الزہرہ اپنی یادداشت میں لکھتا ہے کہ میں نے ۵۰ سال حکومت کی - میرے دشمن اور میرے معاصر میرے نام سے کانپتے تھے - ہر قسم کے عیش و طرب پر مجھے قدرت حاصل تھی - لیکن جب میں نے ان ایام کو شمار کیا جس میں مجھے حقیقی مسرت حاصل ہوئی ہو تو اپنی تمام عمر میں ۱۴ دن سے زائد نہ پائے - اے فرزند کوشش کر کہ مجھے نشاط ۲ ہفتہ سے زاید مسرت و انبساط حاصل ہو -

خلیفہ ہشام (دمشق) نے قنسرین میں ایک محل تعمیر کرایا تھا - کہ مہمات سلطنت سے فرصت ملنے پر وہاں کبھی تفریح کو جائیگا - جب محل تیار ہونے کے بعد پہلی مرتبہ جانے لگا تو شمالی روم سے جنگ کی اطلاع موصول ہوئی اور وہ محل میں نہ جا سکا جس پر اس نے کہا کہ "خدایا بار سلطنت ڈالکر تو نے ایک دن بھی آرام نہ لینے دیا" +

ملک اسپین میں ایک مرتبہ عبدالرحمن ناصر کے عہد میں قحط پڑا مسلمان نماز استسقا کیلئے جمع ہوئے - قاضی المنذر ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر حاضرین کو دیکھ رہے تھے - کہ کسی نے کہا امیر المومنین تشریف لا رہے ہیں - قاضی نے جواب دیا - کہ یہاں ان کی کیا ضرورت ہے - وہ مدینۃ الزہرہ میں آرام کرتے - کسی مصاحب نے یہ بات ناصر سے جاکر کہدی، یہ سنتے ہی عبدالرحمن بے اختیار رونے لگا - عمامہ اتار کر زمین پر ڈالدیا برہنہ سر برہنہ پا با حال تباہ درگاہ الہی میں گڑگڑا کر عرض کرنے لگا - کہ یا الہی میرے گناہوں کی پاداش میں میری رعایا کو تکلیف نہ دے مجھکو سزا دے - لیکن میری رعایا کی تکلیف دور کر - ناصر کا حال روتے روتے پریشان ہو گیا - غرض ناصر آخری صف میں داڑھیں مار مار کر رو رہا تھا - قاضی المنذر نے اس کی آہ و زاری سنکر کہا کہ مسلمانو! ذرا خضوع و خشوع سے دعا مانگو - باب رحمت کھلنے والا ہے کیونکہ جبار دنیا سے عجز و انکسار ظاہر ہوتا ہے - تو جبار آسمان کو بھی رحم آتا ہے - کہتے ہیں - کہ ابھی لوگ میدان سے رخصت بھی نہ ہوئے تھے - کہ باران رحمت کا نزول ہوا - اور لوگ بھیگتے ہوئے گھر واپس آئے +

امیر عبدالرحمن الداخل اس قدر غریب نواز اور رعایا پرور تھا کہ ایک پل اس نے دریا کے وادی الکبیر پر تعمیر کرایا تھا - اور جب کبھی وہ شکار کے لئے نکلتا تو اس پر سے اسکا گذر ہوتا تو کسی نے کہا کہ یہ پل تو بادشاہ نے شکارگاہ جانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے تعمیر کرایا ہے۔ جب میر الداخل نے یہ سنا تو اس نے عہد کر لیا کہ اس پل پر سے کبھی نہ گذرونگا چنانچہ پھر اس نے اپنی زندگی بھر اس پل پر قدم نہ رکھا +

امۃ الحفیظ بیگم شمیم از چوکسے اپر برہما

خدا تعالیٰ کے حضور

دُعا کیسے کرنی چاہیئے

اے بہنو میں آپکی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کیسے اور کس طریق سے کرنی چاہیئے۔ جس کی قبولیت کے ہم زیادہ امیدوار ہو سکیں۔ ذیل میں چند ایک قبولیت دعا کے طریق بتاتی ہوں۔ ان میں سے پہلا طریق یہ ہے۔ کہ قبل از دعا، استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ اور غفور رحیم سے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہیئے۔ دوسرے اس کے عطا کردہ انعامات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ہمہ تن اس کی حمد و ثنا میں محو ہو جانا چاہیئے تیسرے دعا کرتے وقت دنیا کے لغو اور فضول خیالات سے دلکو بالکل صاف کر لینا موزوں ہے۔ چوتھے اس پاک ہستی کے روبرو اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے اس کی رحمت اور فضل کی خاص امید رکھنا لابدی ہے۔ پانچویں دعا کے وقت جسمانی اور روحانی سستی بالکل رفع کر دینی چاہیئے۔ اور خاص جوش اور محبت اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنیوالی اس کے فضل اور کرم کی زیادہ امیدوار ہو سکتی ہے۔ چھٹے دعا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور یہ درخواست کرو۔ کہ اے باری تعالےٰ میرا یہ مقصد جس کے لئے میں دعا کرنے لگی ہوں۔ اگر اس میں میری بھلائی اور بہتری ہو۔ تو اسکے سرانجام کرنیکی توفیق عطا فرما۔ ورنہ مجھے اس سے باز رکھ۔

ساتویں دعا کرتے وقت خدا تعالےٰ کے علاوہ اور کسی سے توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ آٹھویں دعا کے وقت اس پاک پروردگار کو اپنے نزدیک اور قریب سمجھنا چاہیئے۔

نویں سورہ فاتحہ میں جو مشفق و مہربان خدا نے ہمیں ایک پاک دعا ایاک نعبد و ایاک نستعین سکھائی ہے۔ اس پر ایمان کامل رکھنا چاہیئے۔ دسویں۔ اللہ تعالیٰ کو الحی القیوم اپنی زبان سے اقرار کرنا۔ اگرچہ ان چند طریقوں کے علاوہ بہت سے طریق ہیں۔ مگر اسوقت میں نے مختصر بتائے ہیں۔ اگر ان چند طریقوں پر عمل کر کے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی جائے۔ تو امید غالب ہے۔ کہ مانگنے والی خدا تعالےٰ سے انعام پا سکتی ہے۔ دعا کر کے امداد حاصل کرنی ایک مومنانہ طریق ہے۔ اور اس پر عمل کرنے والیاں بہت تھوڑی بہنیں ہیں۔ بعض بہنیں ایک یا دو دفعہ دعا کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں - تو پھر مایوس ہو کر دعا کرنی چھوڑ دیتی ہیں گویا وہ سمجھ لیتی ہیں - کہ خدا تعالیٰ ہمارا سوال نہیں سنتا اور نہ ہی قبول کریگا - یہ ان کی کمزوری ہے - خدا تعالیٰ نے کبھی کسی مانگنے والی کا سوال رد نہیں کیا - اور جو ہم مانگتے ہیں - وہ سب کچھ ہمیں دیتا ہے - لیکن بے صبری سے مانگنا خدا تعالیٰ کو ضرور ناپسند ہے - لہٰذا ہم کو صبر اور توکل سے اسکے حضور دعا کرنی چاہیئے - اور ہمیں کبھی بھی اس مولا حقیقی سے مایوس نہ ہونا چاہیئے - میں بہنوں کی خدمت میں ایک مثال پیش کرتی ہوں - وہ یہ ہے کہ کوئی بزرگ تھا - وہ اپنے کسی مقصد کے لئے ہر روز دعا کرتا تھا حتیٰ کہ اسکو دعا کرتے کرتے تیس برس کا عرصہ گزر گیا - لیکن اس کی دعا ابھی تک قبول نہ ہوئی - باوجود تیس برس کے دعا کرنے کے پھر بھی وہ شخص اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوا - چنانچہ ایک روز وہ صبح کے وقت اپنے دیرینہ مقصد کیلئے دعا کر رہا تھا - کہ اس کو ایک فرشتہ آتا دکھائی دیا - اور وہ اس کے پاس آکر کہنے لگا - کہ اے عبداللہ یہ جو تم دعا کرتے ہو - یہ قبول نہ ہوگی - دوسرے روز پھر اسنے آکر یہی کہا - لیکن اس نے پھر بھی دعا کرنی ملتوی نہ کی - اور مسلسل اپنے اغراض کے لئے دعا کرتا رہا - غرضیکہ اسکو جواب ملتے ملتے ایک عرصہ گذر گیا - لیکن وہ بدستور مانگنے میں مصروف رہا - ایک روز وہ دعا کر رہا تھا - اور ایک شخص اس کے پاس بیٹھا تھا جب فرشتہ نے حسب دستور وہی جواب دیا کہ تمہاری دعا قبول نہ ہوگی اس روز تو وہ دوسرا شخص جو اسکے پاس بیٹھا تھا - بوجہ ادب کے خاموش رہا - دوسرے دن پھر اسنے وہی سنا - تیسرے دن پھر وہی شخص پاس بیٹھا تھا - اسنے پھر وہی جواب ملتا سنا - اب تو اس سے نہ رہا گیا اور اس نے اس بزرگ سے دریافت کیا - کہ یہ کیا وجہ ہے - متواتر تین دن سے میں آپکو جواب ملتے دیکھتا ہوں - مگر آپ نے پھر بھی مانگنا ملتوی نہیں کیا مہربانی کرکے اسکا سبب مجھے بتایئے - تب اس بزرگ نے کہا - کہ بھائی تم تو صرف تین دن کے جواب سے مایوس ہو گئے ہو لیکن میں باوجود ایک بڑے عرصے سے جواب ملنے کے بھی ناامید نہیں ہوا چونکہ میں سمجھتا ہوں - کہ میرا کام دعا کرنا یا مانگنا ہے اور خدا تعالیٰ کا قبول کرنا بس میں اپنا کام کر رہا ہوں - اور وہ اپنا کام کر رہا ہے - پھر اگلے ہی دن اسے یہ الہام ہوا - کہ تم نے جو کچھ بھی عمر میں دعائیں کی ہیں - وہ سب قبول ہو گئی ہیں تو اے بہنو ہمکو بھی اس بزرگ کیطرح کبھی خدا تعالیٰ کی درگاہ سے ناامید نہ ہونا چاہیئے - خواہ دعا کرتے کرتے سالہا سال گذر جائیں - لیکن مایوسی کا مادہ دل پر ہرگز نہ ہونے دینا چاہیئے - میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہوں - کہ خدا تعالیٰ ہماری احمدی بہنوں کو نہایت محبت اور خلوص دل سے دعا کرنے کی توفیق اور طاقت خیر عطا فرمائے ۔ والسلام

راقمہ حمیدہ خانم بنت شیخ عباد اللہ خانصاحب پلیڈر ڈیہڈی (پٹیالہ سٹیٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کو زیور پہنانے کے
نقصانات

بچوں کو زیور پہنانے کے بہت سے نقصان ہیں۔ اول بچے کی جان خطرے میں رہتی ہے۔ زیور والے بچے کو چور ڈاکو اکیلا پاکر اٹھالے جاتے ہیں۔ اور بچے کو مار کر زیور اتار لیتے ہیں۔ اسلئے جو ماں باپ اپنے چھوٹے بچے کو زیور پہناتے ہیں۔ وہ اپنے بچے سے دشمنی کرتے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ بچے کی جان گنوا دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ بچوں کو زیور پہنانے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے

دوسرے۔ زیور پہنانے سے بچے خوبصورت نہیں ہو جاتے۔ شکل تو ان کی وہی رہتی ہے جیسی کہ خداوند کریم نے بنائی ہے۔ بھلا غور سے دیکھئے کہ جس چیز کو خداوند کریم نے بنایا ہے۔ کیا انسان جو اسکا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس سے بڑھکر خوبصورت بنا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں خوبصورتی خداوند کریم دیتا ہے۔ زیور پہنانے سے خوبصورتی نہیں آجاتی اسلئے بچوں کو زیور پہنانا فضول خرچی ہے جو کہ انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ نیز جسم کے جس حصے میں زیور پہنا جائے۔ اتنی جگہ کو کالا کر دیتا ہے۔ الغرض زیور پہننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ نقصان ہی نقصان ہیں۔

(خاکسار زبیدہ بیگم بنت مرزا احمد بیگ صاحب احمدی)
(انکم ٹیکس آفیسر شہر سیالکوٹ)

لجنہ اماء اللہ گڑیانوالہ "گجرات"

ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء سے یہاں کی مستورات نے اپنی لجنہ قائم کی ہے جسکے ہر پندرہ روز بعد جلسے خاکسارہ کے مکان پر باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کا جلسہ جو اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اشرف صاحب کے ہاں ہوا خاص قابل ذکر ہے۔ کیونکہ اس میں جلسہ کی عام کارروائی تلاوت نظموں اور مضامین کے علاوہ کشمیر فنڈ کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ اور خاکسارہ نے تجویز پیش کی کہ ہر جلسہ کے موقعہ پر جو ہر ماہ میں دو دفعہ ہوتا ہے فی حاضرات جلسہ ایک پیسہ چندہ مظلومان کشمیر کی امداد کے لئے اکٹھا کیا جائے۔ جس کو سب نے خوشی سے قبول کیا۔ اور اسی وقت اٹھاراں ۱۸ پیسے چندہ جمع ہوگیا۔ اس چندہ میں نابالغ بچوں نے بھی حصہ لیا اگر یہ تحریک باقاعدہ جاری رہی تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔ اس جلسہ میں خاکسارہ کو سب بہنوں نے متفق طور پر سکرٹری منتخب فرمایا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغی کاموں میں حصہ لینے اور خدمت دین کا موقعہ عطاء فرمائے۔ والسلام

(راقمہ آمنہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ماں کی محبت

"ڈیلی ہیرلڈ" نے اعلان کیا تھا کہ ایسے واقعات اشاعت کیلئے مطلوب ہیں جن سے ماں کی محبت ثابت ہو۔ اور جو چشم دید ہوں۔ بکثرت لوگوں نے اس قسم کے واقعات لکھکر بھیجے۔ ان میں سے ایک مراسلہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

میرا نام "بی گرے" ہے۔ میں ایک ماں کا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں۔ "شہر کنٹ" کے ایک گاؤں میں ایک لڑکی کھیت میں اپنے بھائی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ پاس ہی آگ روشن تھی۔ دفعتاً لڑکی کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ لڑکی نے چلانا شروع کیا۔ اس کا بھائی خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلا۔ ماں دوسرے کھیت میں موجود تھی۔ لڑکی کو جلتے دیکھکر دوڑ پڑی اور بڑی مشکل سے اس کے کپڑے پھاڑ کر الگ کئے۔

لڑکی بہت جل گئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا وہ بچ نہیں سکتی۔ اِلّا یہ کہ کوئی شخص اپنے جسم کا زندہ گوشت دے اور لڑکی کی جلی ہوئی کھال کی جگہ سی دیا جائے۔

ماں نے کہا میں اپنی کھال دیتی ہوں۔ چنانچہ ڈاکٹر نے ماں کی دونوں رانوں سے دو بڑے بڑے ٹکڑے گوشت کے کاٹ لئے۔ پورے دو گھنٹہ میں ڈاکٹر اپنا کام ختم کر سکا۔

اس واقعہ کو دس برس ہو چکے ہیں۔ مگر ماں ہنوز بیمار اور شفا خانے میں موجود ہے۔ اب تک اس پر آٹھ اپریشن ہو چکے ہیں۔ مگر اسے آرام نہیں ہوتا۔

"یہ ممتا بھری عورت میری ماں کے سوا کوئی نہیں خود میں ہی جل گئی تھی۔ اور میری ہی جان بچانے کیلئے ماں نے اتنی بڑی قربانی کی ہے۔"

محکمہ تار اور ڈاک میں خسارہ

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ تار اور ڈاک کی جو سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاک خانہ اور تار گھر دونوں کو بحیثیت مجموعی سال زیر رپورٹ میں نقصان رہا ہے۔ کام بھی اسے کم ملا ہے۔ اور آمدنی بھی کم ہوئی ہے۔ شعبہ ڈاک میں ۶۲ لاکھ ۹ ہزار دو سو بارہ روپیہ کا گھاٹا رہا۔ اور شعبہ ٹیلیگراف میں ایک کروڑ ۳ لاکھ ۹۴ ہزار تین سو آٹھ روپیہ کا۔ گذشتہ سال بھی خسارہ ہی ہوا تھا، لیکن وہ اس سے کئی گنا کم تھا۔ محکمہ ڈاک میں ساڑھے ۱۸ لاکھ سے کچھ کم تھا۔ اور محکمہ تار میں ۴۳ لاکھ سے کچھ کم۔ دوران سال میں ڈاک خانہ کے ذریعہ کل ۱۵۱،۳۵،۹۷،۸۷،۲۹ پارسل بھیجے گئے۔ جو سال ماسبق کے مقابلہ میں ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ کم ہے۔ رجسٹرڈ اخبارات کی تعداد بھی ۵،۸ لاکھ کے قریب کم ہو گئی۔ اس طرح پوسٹ کارڈوں کی تعداد میں بھی ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ کی کمی ہوئی۔ ہر سال بیرنگ خطوط کی تعداد بھی کافی ہوا کرتی تھی لیکن اب کے سال گذشتہ سال کی تعداد کے مقابلہ میں اس میں بھی ۱۰ لاکھ کے قریب کمی ہو گئی۔ ان اعداد و شمار سے صاف عیاں ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال رواں میں بھی گورنمنٹ کو ان حکموں سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لفافوں و کارڈوں کی قیمت میں اضافہ کرنے سے بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہی ہونے والا ہے +

شہنشاہ چین کے خلاف اسکی ملکہ کے سنگین الزامات

شنگھائی ۔ ۲۹ نومبر اسوقت تمام چین میں بڑی سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ کیونکہ سابق شہنشاہ چین کی ایک ملکہ "سور دی" نے پیکن کی جمہوری عدالت میں طلاق کا دعوے پیش کر دیا ہے۔ چین کی پوری تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی ملکہ نے کبھی طلاق طلب کی ہو۔ یا کسی شہنشاہ نے کبھی طلاق دی ہو۔ شہنشاہ تو اس وقت فرار ہے اور جاپان کی حمایت میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ لیکن اس کی ملکہ کا دعویٰ عدالت کے سامنے آچکا ہے۔ معزول کرتے وقت جمہوریت چین نے سابق شہنشاہ کو جو مراعات دی تھیں۔ ان میں ایک رعایت یہ بھی تھی کہ وہ اپنی اصلی بیوی کے سوا دو عورتوں سے اور شادی کر سکتا ہے۔ ان میں سے ایک کا خطاب "مشرقی دربار کی ملکہ" اور دوسری کا خطاب "مغربی دربار کی ملکہ" ہوگا۔ معیہ سو۔ دی پہلے خطاب کی مالک ہے۔ اور شہنشاہ کی بہت منظور نظر تھی۔ ملکہ نے اپنے دعوٰی میں لکھا ہے۔ کہ وہ انگریزی اور فرانسیسی زبانیں اچھی طرح جانتی ہے۔ لیکن شہنشاہ بالکل جاہل ہے۔ اور اس سے کسی قسم کا صحیح تبادلہ خیال نہیں کر سکتا۔ وہ اسقدر جاہل ہے کہ اس سے ایک مرتبہ تقریر کرنے کو کہا گیا اور تقریر لکھکر بھی دیدی۔ مگر وہ ایک ہفتہ رٹتے رہنے پر تین لفظ بھی یاد نہ کر سکا۔ شہنشاہ کیطرف سے جو وکیل پیروی پر مقرر ہوا ہے۔ اس نے یہ بحث پیش کی ہے کہ جمہوری عدالت میں شہنشاہ چین کی ملکہ کا مقدمہ پیش ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ شہنشاہ اور اسکی بیویاں جمہوری قانون سے مستثنےٰ ہیں۔ ملکہ کی عمر اسوقت ۲۵ برس کی ہے۔ اور شہنشاہ کی عمر بھی اتنی ہی ہے +

ایک بیوہ کی سخاوت

پونہ ۲ مارچ ایک یورپین بیوہ مسماۃ مسز ایملی کارلی نے گذشتہ سال اپنی وفات کے وقت ۴ لاکھ ۱ ہزار ۲ سو روپیہ کی وصیت کی تھی۔ اس میں سے دس ہزار روپیہ کے سوائے جسکو متوفی نے ایک خاص طریقہ پر صرف کرنے کے لئے ہدایت کی تھی۔ بقیہ تمام روپیہ خیرات کے لئے وقف کر دیا تھا۔ وصیت نامہ میں مذکور تھا۔ کہ اسکا تمام ذاتی سامان کپڑے۔ جواہرات وغیرہ فروخت کر دیئے جائیں۔ اور اس سے جو روپیہ ملے۔ وہ مستحق اشخاص میں تقسیم کیا جائے۔ علاوہ اس کے سیکیورٹی کا روپیہ اور زر نقد پرل کنونیٹ، خانقاہ، پونہ کنونیٹ اور بشپ آف پونا کو دیا جائے +

پیاز کے فوائد

۱۔ جس گھر میں پیاز ہوتی ہے اسمیں سانپ نہیں رہتا۔ اگر ہوتا ہے۔ تو

بھاگ جاتا ہے۔

۲۔ پیاز پیس کر اور اس میں تھوڑا سا سیندھا نمک ملا کر اس مقام پر لگانے سے جہاں بچھو نے ڈنگ ملا ہو درد دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ پیاز کا پانی ایک ایک گھنٹہ بعد چھ چھ ماشہ پینے سے ہیضہ کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ اس کو اسوقت تک استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ جبتک ہیضہ دفع نہ ہو۔

۴۔ پیاز کو بالا ایک کوٹ کر پانچ چھ مرتبہ دھو کر کھانے سے پیچش دفع ہو جاتی ہے۔

۵۔ پیاز کو پیس کر ہلدی اور گرم گھی ملا کر پھوڑے پر لیپ کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

۶۔ اگر زخم میں درد ہو۔ تو پیاز کو چیر کر گھی میں بھون کر زخم پر باندھنے سے آرام ہو جائیگا۔

۷۔ سفید پیاز کا رس چھ ماشہ گھی میں ملا کر روزمرہ کھانے سے نامردی دفع ہو جاتی ہے ؞

ایک کنجوس پادری کے حالات

نہ پہننا کنجوسی کی بدترین مثال سمجھنی چاہیئے۔ مگر ریورنڈ جونسر کی کنجوسی کے چند اور واقعات بھی سننے کے قابل ہیں۔ یہ پادری اپنی جرابیں اپنے ہاتھ سے درست کیا کرتا تھا اور سالہا سال کی مرمت سے ان جرابوں کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ ان کا اصل تو کچھ باقی نہ رہا تھا۔ بلکہ مرمت میں جو مصالحہ صرف ہوا تھا وہی رہ گیا۔ اس کے پاس کپڑوں کا کافی ذخیرہ تھا۔ کئی ٹرنک بھرے پڑے تھے۔ مگر وہ ان کو نہ پہنتا تھا چنانچہ اس کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے ۴۴ سال کے عرصہ میں صرف چند کپڑے بدلے ہونگے ایک وقت میں وہ ایک ہی کپڑا پہنتا تھا۔ ہر تیسرے ماہ وہ اس کو دھویا کرتا تھا۔ جب وہ اس کو دھونے یا سکھانے میں مصروف ہوتا۔ تو ہرگز دوسرا کپڑا نہ پہنتا تھا۔ بلکہ جب تک یہ کپڑا سوکھ کر پہننے کے قابل نہ ہو جاتا۔ ننگا رہتا تھا۔ کپڑے کے متعلق وہ صرف متذکرہ بالا اصول پر ہی کام نہ کرتا تھا۔ بلکہ اسکو خراب ہونے سے بچانے کے لئے اس نے چند اصول اور بھی بنائے ہوئے تھے مثلاً رات کو سوتے وقت وہ اسے بدن سے اتار کر الگ رکھدیتا تھا۔ دھوبی سے کبھی نہ دھلایا۔ مرمت کے لئے درزی کو کبھی نہ دیا۔ یہ معزز پادری صرف کپڑوں کے متعلق ہی کنجوس نہ تھا۔ بلکہ کھانے میں بھی سخت کنجوسی کرتا تھا ؞

میواڑ میں ایک سال کی عمر کی دھوائیں

میواڑ کی ریاستوں کی کل آبادی ۵۶۰۲۹۲ ہے اور ان میں تقریباً ۴۱۰۰۳ ودھوائیں اور ۱۹۹۲۳ رنڈوے ہیں۔ بالفاظ دیگر ودھوائیں اور رنڈوروں کی تعداد کل آبادی کا ۱۱ فیصدی ہے۔ ودھواؤں میں ۸۸ پانچ سال کی عمر سے کم ہیں ان میں سے پانچ تو ایک سال سات دو سال کی اور سات تین سال کی عمر کی ہیں۔ ۱۵ سال کی عمر تک کی ودھواؤں کی تعداد ۳۵۴ ہے۔ رنڈووں میں سے ۴۴ پانچ سال کی عمر سے کم کے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان میں سے چار نے ابھی چلنا بھی نہیں سیکھا سات کی عمر دو سال سے بھی کم ہے۔ اور وہ ۱۵۹ ابھی چلنا ہی سیکھ رہے ہیں۔ ۹ کی عمر تین سال سے کم ہے ۱۵ سال کی عمر تک کے رنڈوؤں کی تعداد ۹۲۴ ہے۔ شادی شدہ کمسن بچوں کے اعداد و شمار اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ ۱۶۳ بیویاں اور ۱۲۶ خاوند ایسے ہیں جن کی عمر ایک ایک سال ہے ۲۱۲ بیویاں اور ۲۴۳ خاوند ایسے ہیں جن کی عمر دو دو سال کی اور ۳۶۶ بیویاں اور ۱۶۱ خاوند ایسے ہیں جن کی عمر تین تین سال کے قریب ہے۔

ریچھ کی احسانمندی

ترکی اخبار "حوادث" نے ایک حیرت انگیز واقعہ شائع کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اناطولیہ ضلع "ارتون" کے ایک گاؤں میں شعبان آغا نامی ایک کسان رہتا ہے، ایک رات شعبان آغا اپنے جھونپڑے میں سو رہا تھا۔ کہ دروازے پر سخت گڑگڑ سنی وہ باہر نکل آیا۔ دیکھا ایک ریچھ کھڑا ہے، پاؤں اٹھائے ہے۔ دردناک آواز میں کراہ رہا ہے، اور اپنے پاؤں کیطرف بار بار اشارے کرتا ہے۔

شعبان آغا سمجھ گیا کہ ریچھ کے پاؤں میں کوئی تکلیف ہے، اور اس کی فریاد کر رہا ہے۔ رحم دل کسان بے دھڑک ریچھ کے پاس پہنچ گیا۔ اس کا پاؤں اٹھا کر دیکھا تو واقعی اس میں بڑا سنگ ریزہ چبھا ہوا تھا۔ کسان جھونپڑے سے سوئی لے آیا اور سنگ ریزہ نکال دیا۔ ریچھ کی تکلیف دور ہو گئی۔ اور اس نے اظہار شکر گذاری اس طرح کیا۔ کہ کسان کا ہاتھ چاٹا۔ اور پاؤں پر اپنا منہ رکھا۔ کسان نے بھی اس کی گردن سہلائی اور اظہار شفقت کیا۔

ریچھ جنگل میں لوٹ گیا اور شعبان آغا سو گیا۔ دوسری رات اور بھی زیادہ عجیب واقعہ پیش آیا۔ شعبان آغا دروازہ بند کئے بغیر سو گیا۔ ریچھ پھر آگیا اور شعبان آغا کو بہت نرمی سے کھینچنے لگا۔ کسان ڈر گیا۔ مگر ریچھ نے پھر اسے چاٹا اور آہستہ سے کھینچا۔ کسان اس کے ساتھ جھونپڑے سے باہر نکل آیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ درخت کی ایک گھنی شاخ باہر پڑی ہے۔ اور ریچھ اس کیطرف اشارہ کر رہا ہے۔

شعبان آغا ہنسنے لگا وہ سمجھا کہ ریچھ شاخ توڑ کر لایا ہے۔ تاکہ کل رات کے احسان کا بدلہ اتار دے۔ وہ ہنسا اس لئے کہ ریچھ نے اسے پتے کھانے والی مخلوق خیال کیا۔

بہرحال ریچھ پھر جنگل کو واپس گیا اور شعبان آغا سو گیا۔ صبح اٹھکر جب اس نے پھر شاخ دیکھی تو حیران رہ گیا۔ ریچھ پتوں کا تحفہ نہیں لایا۔ بلکہ شاخ میں ایک بہت بڑا شہد کا چھتا موجود تھا۔ شعبان آغا نے چھتا چھڑا کر شہد نکالا تو دو من شہد نکلا۔

کاش اس واقعہ سے وہ آدمی عبرت حاصل کریں، جو صورت تو انسانوں کی رکھتے ہیں۔ مگر حرکتیں ایسی کرتے ہیں۔ کہ جانور بھی شرما جائیں۔ کاشش سب آدمیوں میں اس ریچھ ہی جیسا احسانمندی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد ماجد کی وفات

آہ۔ میں کیا کہوں۔ اور کیونکر لکھوں کہ ۲۲ فروری ہم پر کیسی گزری۔ آہ خدا ایسا دن کسی پر نہ لائے۔ اس دن کے رنج و آلام کا اندازہ وہی لگا سکیں گے۔ جو ایسے کسی دن نعمت پدری سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہوں۔

عید ہمارے لئے پیغام غم لے کر آئی۔ عید کا مبارک مہینہ ہم پر محرم کا مہینہ بن کر آیا۔ رمضان کا مبارک مہینہ کتنا رحمت و برکت کا مہینہ تھا۔ جس میں میرے پیارے والد صاحب ہم میں موجود تھے۔ اور ہم نہایت ہنسی خوشی روزے رکھنے میں مشغول تھے۔ میرے پیارے ابا جان نے اپنے تیس ۳۰ روزے پورے کئے۔ لیکن ساتھ کمزور بھی ہوتے گئے۔ عید کے دن زیادہ کمزور ہو گئے۔ نماز پڑھنے نہ جا سکے۔ اور ۴ر شوال ۱۳۴۱ھ جمعہ سہ پہر سوا پانچ بجے ہم سب کو روتے تڑپتے چھوڑ کر انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موت برحق ہے۔ لیکن اتنی جلدی کا خیال نہ تھا۔ آہ ہمارے دل میں بڑے بڑے منصوبے تھے۔ والد صاحب ولایت جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کے ذریعہ جائے رہائش کا انتظام کر رہے تھے۔ میں کہتی میں بھی ساتھ چلونگی۔ تو ہنس کر فرماتے۔ اچھا۔ آہ۔

کسی نے خوب کہا ہے:۔

مباش ایمن از بازی روزگار

باپ سب کے اچھے ہوں گے۔ مگر ہمارے باپ ایک نرالے باپ تھے۔ ایک انوکھے باپ تھے۔

ہم تین بہنوں و دو بھائیوں سے ہمیشہ یکساں محبت کرتے تھے۔ بلکہ ہم بہنوں سے زیادہ محبت کرتے۔ کبھی یہ خیال نہ کرتے کہ لڑکوں کو لڑکیوں کی نسبت ترجیح دینی چاہئے۔

صوم و صلوٰۃ کے بیحد پابند تھے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اکثر لوگ پہچاننے میں غلطی کرتے۔ کہ یہ کون ہیں۔ امیروں کی نسبت غریبوں میں زیادہ خوش ہوتے تھے۔ حج کی آرزو تھی۔ وہ بھی پوری نہ ہوئی۔ امسال جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر بے حد تعریف کرتے تھے۔ ہمیشہ فرماتے کہ اگر احمدی جماعت نہ ہوتی تو اسلام کے دنیا سے مٹ جانیکا ڈر تھا۔ جتنی خدمت اسلام کی احمدی کرتے ہیں۔ جیسا انہوں نے اسلام کو سنبھالا۔ ایسا کوئی نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا۔ کہ میں دیکھکر حیران ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ یہ شخص خالی از کرامات نہیں۔ اسمیں ضرور کوئی معجزہ ہے۔ + (راقمہ قانتہ بیگم پشاور)

مصباح: عزیزہ قانتہ بیگم کے بھائی میاں احیاء الدین صاحب ولایت سے سب کنڈ لفٹنٹ ہو کر آئے تھے جو ناگاہ بھائی کے پہنچنے سے پہلے انکے والد کا انتقال ہو گیا۔ یہ حادثہ بہت المناک ہے۔ ہمیں عزیزہ سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔

اللّٰھم اجعلہ لنا فرطاً

ہم کو ڈاک سے معزز محترم فرزند نعمت الدین احمد صاحب پلیڈر کے صاحبزادے کی وفات کی خبر غم اثر پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ مفصل مضمون اگلے پرچہ میں۔ (نائب ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

میز پوش یا تکیے کے کونے کا پھول

مرسلہ { ناصرہ بیگم زوجہ العصر بنت
مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب
پرنسپل جامعہ احمدیہ
قادیان

پتیاں سبز - پھول کاسنی - گلابی ہوں - تو خوبصورت بنے گا۔

والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔